اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

دارالامان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۷ | مورخہ ۲۱ شوال ۱۳۵۸ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۳ دسمبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۷۷

مختلف مذاہب کے پیرووں کے اتحاد کی مبارک تحریک

ہندوستان بھر میں پیشوایان مذاہب کی صداقت کے اظہار کیلئے جلسے

سلسلہ احمدیہ کو یہ امتیازی حیثیت حاصل ہے کہ وہ جملہ بانیانِ مذاہب کی حقیقی عزت و احترام کرتا ہے۔ اسلام نے اس اصل کو قائم فرمایا۔ کہ ہر امت میں فرستادہ حق گزرا ہے۔ مگر عام مسلمان اس زرین اصل سے غافل تھے۔ بلکہ ماضی قریب میں تو وہ اسرائیلی نبیوں کے علاوہ دیگر ممالک کے نبیوں اور دوسرے ادیان کے پیشواؤں کو ماننے کے لئے تیار نہ تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور آپ کی پے در پے صدائے حق کا یہ اثر ہے۔ کہ آج تعلیمیافتہ مسلمان علی الاعلان دوسرے مذاہب کے مقدسوں کی عزت کرنے لگے ہیں۔

یقیناً خدائے رب العالمین کی رحمت کا یہی مقتضا تھا۔ کہ وہ ہر ملک میں روحانیت کا آفتاب ظاہر فرمائے اور ہر خطۂ زمین پر اپنی رحمت کا پانی برسائے۔ یہ قانون فطرت کے عین مطابق ہے۔ اور قرآن مجید نے اس اصل کو پرزور صداقت کے طور پر پیش فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پوشیدہ موتی کو دنیا کے سامنے رکھا اور مختلف قوموں اور مختلف مذاہب کو اس کے مطابق صلح کی دعوت دی۔ آپ کی زندگی کے آخری لمحات اسی رسالہ کی تالیف میں صرف ہوئے جس میں آپ نے مادر ہند کے فرزندوں کو باہمی جھگڑوں کی بجائے آشتی اور محبت سے رہنے کے لئے مندرجہ بالا اصل پر کاربند ہونے کی ہدایت فرمائی۔ اس رسالہ کا نام ہی "پیغام صلح" ہے

امسال جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام ۳۔ دسمبر کو ہندوستان بھر میں "یوم پیشوایان مذاہب" منایا جارہا ہے۔ اس موقعہ پر ہر جگہ جلسے منعقد ہوں گے۔ جن میں مختلف بانیانِ مذاہب کے حالات زندگی اور روح پرور تعلیمات پر ان کے کسی پیرو کو تقریر کرنے کی دعوت دی جائے گی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی یہ تحریک جس قدر بابرکت اور نفع مند ہے۔ اس کا اندازہ ہر دوررس نظر رکھنے والا انسان بآسانی کر سکتا ہے۔ درحقیقت یہ تحریک سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کی تحریک کے پہلو بہ پہلو بہت سی ایسی غلط فہمیوں کو دور کرنے والی ہے۔ جو مختلف مذاہب کے ماننے والوں کو ایک دوسرے سے دور کر رہی ہیں۔ اور اتحاد کے رستے میں روک ہیں۔ ہندوستان کے لئے موجودہ حالت میں یہ تحریک قوموں کے باہمی اتفاق کے لئے بنیادی پتھر کے طور پر ہے۔ عنقریب لوگ اس کے محسوس فوائد کو بھی دیکھنے لگیں گے۔ انشاء اللہ

روزنامہ ملاپ اپنے تازہ کرشن نمبر بابت اگست ۱۹۳۹ء میں لکھتا ہے۔

"خوشی کی بات ہے۔ کہ اب غلط فہمی کے بادل چھٹتے جاتے ہیں۔ چنانچہ اہل ہند رفتہ رفتہ حقیقت آشنا ہو رہے ہیں۔ ماضی قریب میں دیکھا گیا ہے۔ کہ اگر اکثر ہندو اور دیگر غیر مسلم عربی نبی کی نعت خوانی کر رہے ہیں۔ تو دوسری طرف بہت سے معزز اور تعلیم یافتہ مسلمان کھلے دل سے حضرت سری کرشن جی کی مدحت طرازی میں مصروف ہیں۔ اور یہ امر اقوام ہند کے باہمی اتحاد و اتفاق کے واسطے نہایت مبارک اور اہم ہے۔ کیونکہ ترقی اور آزادی ہند کا انحصار اسی امر پر ہے۔"

اس نیک تحریک کے ماتحت ہر بانیٔ مذہب کے پاکیزہ حالات بیان کئے جا سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

"ہم یہی عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ جس قدر دنیا میں مختلف قوموں کے لئے نبی آئے ہیں اور کروڑہا لوگوں نے ان کو مان لیا ہے اور دنیا کے کسی ایک حصہ میں ان کی محبت اور عظمت جاگزین ہو گئی ہے۔ اور ایک زمانہ دراز اس محبت اور اعتقاد پر گزر گیا ہے۔ تو بس یہی ایک دلیل ان کی سچائی کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ اگر وہ خدا کی طرف سے نہ ہوتے تو یہ قبولیت کروڑہا لوگوں کے دلوں میں نہ پھیلتی۔" (پیغام صلح صفحہ ۱۴)

جماعت احمدیہ اس اصل کی روشنی میں جملہ ہادیان عالم کا احترام کرتی ہے ان کو اپنا تی اور انہیں خدا کا فرستادہ یقین کرتی ہے اسی ضمن میں بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے بیسیوں اقتباسات میں سے صرف دو درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ حضور تحریر فرماتے ہیں۔

(۱) "یہ تو سچ ہے کہ راجہ رامچندر اور راجہ کرشن درحقیقت پرمیشور نہیں تھے۔ مگر اس میں کیا شک ہے۔ کہ وہ دونوں بزرگ خدارسیدہ اور اوتار تھے۔ خدا کی نورانی تجلی ان پر اتری تھی اسلئے وہ اوتار کہلائے۔" (رسالہ ساتن دھرم صفحہ ۵ حاشیہ)

(۲) "میں سکھ صاحبوں سے اس بات میں اتفاق رکھتا ہوں کہ بابا نانک صاحب درحقیقت خدا تعالیٰ کے مقبول بندوں میں سے تھے۔ اور ان میں سے تھے جن پر الٰہی برکتیں نازل ہوتی ہیں اور جو خدا تعالےٰ کے ہاتھ سے صاف کئے جاتے ہیں۔ اور میں ان لوگوں کو شریر اور کمینہ طبع سمجھتا ہوں جو ایسے بابرکت لوگوں کو توہین اور ناپاکی کے الفاظ کے ساتھ یاد کریں۔" (ست بچن)

مدینۃ المسیح

قادیان یکم دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت علیل ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

جلسہ ہائے سیرت پیشوایان مذاہب کے موقعہ پر ۳ دسمبر کو تقریریں کرنے کے لئے بیرونی جماعتوں کی دعوت پر نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے متعدد مبلغین مختلف مقامات پر بھیجے گئے ہیں۔

سید محمد اسمٰعیل صاحب سپرنٹنڈنٹ دفاتر صدر انجمن احمدیہ چند روز سے بعارضہ درد گردہ بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے ؛

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی لنڈن سے ہندوستان کو روانگی

قادیان یکم دسمبر مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن کی طرف سے آج تار موصول ہوا ہے کہ۔ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کے۔سی۔ایس۔آئی ۳۰ نومبر کو لنڈن سے بذریعہ ہوائی جہاز عازم ہند ہوگئے ہیں۔ نیز چوہدری محمد نقی صاحب بھی بذریعہ بحری جہاز ہندوستان کے لئے روانہ ہو چکے ہیں۔ جماعت احمدیہ لنڈن کی طرف سے ۲۵ نومبر کو آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب۔ اور چوہدری محمد نقی صاحب کے اعزاز میں الوداعی دعوت دی گئی۔ احباب ان کی بخیر و عافیت واپسی کے لئے دعا فرمائیں ؛

جوبلی نمبر کیلئے مضامین اور نظمیں بھیجنے والوں سے آخری گزارش

کئی بار گذارش کرنے کے باوجود ابھی تک کئی اصحاب جنہوں نے وعدے دے رکھے تھے مضامین اور نظمیں ارسال نہیں کیں۔ چونکہ اب وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اس لئے زیادہ سے زیادہ ۷ دسمبر تک جو مضامین پہنچ سکیں گے۔ وہ درج کئے جاسکیں گے احباب جلد توجہ فرمائیں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست ہائے دعا

(۱) خواجہ عبد الحمید صاحب ضیا رڈیرہ دون کی والدہ اور بھائی بیمار ہیں (۲) ڈاکٹر معراج الدین صاحب لاہور بیمار ہیں۔ (۳) چوہدری نذیر احمد صاحب رائے ونڈ کی بھتیجی بیمار ہے (۴) شیخ کریم اللہ صاحب پاہل عرصہ سے بیمار ہیں (۵) شیخ امۃ العزیز صاحبہ قادیان بیمار ہیں (۶) عبد الرحیم صاحب تراچپور حیدرآباد اور ان کی لڑکی بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں (۷) مولوی عبد المالک خانصاحب مبلغ کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں (۸) سید زمان شاہ صاحب ایس۔ ڈی۔ سی گجرات بیمار ہیں سب کی صحت کیلئے دعا کی جائے

ذکر حبیبؑ

یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد مبارک کی باتیں

سچ بولنے کی برکات

(۱۵)

سچ بولنے کی برکات کے ذکر میں بعض دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت شیخ عبد القادر صاحب جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے بچپن کا ایک واقعہ بیان فرمایا کرتے تھے۔ کہ انہوں نے چھوٹی عمر میں اپنی والدہ سے عرض کیا۔ کہ میں چاہتا ہوں کہ مرشد کی تلاش میں سفر کروں۔ جو مجھے سکینت اور اطمینان کی راہیں دکھلائے۔ والدہ نے اجازت دی۔ اور ان کے زاد راہ کے واسطے چالیس اشرفیاں ان کے پیراہن کے اندر سی دیں۔ تاکہ وقت ضرورت ان کے کام آئیں۔ اور ان کو نصیحت کی۔ کہ بیٹا میری ایک بات یاد رکھو۔ جھوٹ کبھی نہ بولنا اس میں بڑی برکت ہوگی۔ اتفاق ایسا ہوا۔ کہ جس جنگل سے وہ گزر رہے تھے۔ اس میں چند راہزن قزاق رہتے تھے جو مسافروں کو لوٹ لیتے۔ ایک قزاق نے انہیں دیکھا۔ کہ یہ کمبل پوش فقیر ہے اس کے پاس کیا ہوگا۔ اس نے ہنسی سے دریافت کیا۔ کہ کیا تمہارے پاس کچھ ہے سید صاحب نے جواب دیا۔ ہاں چالیس اشرفیاں ہیں۔ قزاق نے سمجھا کہ مجھ سے ٹھٹھا کرتا ہے۔ اور ان کو چھوڑ دیا۔ پھر بعض اور قزاقوں نے ان سے ایسا ہی سوال کیا۔ اور وہی جواب پایا۔ تب وہ سب حیران ہوئے۔ اور انہیں پکڑ کر قزاقوں کے امیر کے پاس لے گئے۔ کہ یہ ایک عجیب فقیر ہے۔ قزاق نے کہا اچھا اس کی تلاشی لو۔ جب تلاشی لی۔ تو فی الحقیقت اشرفیاں نکلیں۔ تب وہ امیر قزاقاں بہت حیران ہوا۔ اور اس نے دریافت کیا۔ کہ کیا وجہ کہ تو نے اسطرح اپنا مال بتلا دیا۔ حالانکہ تو جانتا ہے کہ ہم لوٹ لیں گے۔ تب انہوں نے جواب دیا۔ کہ میں اس وقت دین کی تلاش میں جا رہا ہوں اور روانگی کے وقت میری ماں نے مجھے نصیحت کی تھی کہ کبھی جھوٹ نہ بولنا۔ میں نے اپنی ماں کی نصیحت پر عمل کیا۔ اور سچ بول دیا۔ کہ اشرفیاں میرے پاس ہیں۔ یہ سن کر امیر قزاقاں رو پڑا۔ اور کہا کہ آہ میں نے ایک بار بھی اپنے خدا کا حکم نہ مانا۔ اور قزاقی سے توبہ کی۔ اور اس کے ساتھ سب قزاقوں نے توبہ کی اور نیکی کی زندگی اختیار کی۔ یہ شیخ صاحب کے سچ بولنے کی برکت تھی۔ کہ انکی اشرفیاں بھی بچ گئیں اور اتنی بڑی جماعت کو ان کے سچ کی برکت سے ایمان اور عمل صالح نصیب ہوا ؛

(مفتی) محمد صادق قادیان ۲۱ شوال ۱۳۵۸ھ

رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو کا "پیشوایان مذاہب نمبر"

رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو کا ماہ حال میں ایک سو صفحہ حجم پر "پیشوایان مذاہب نمبر" شائع ہوا ہے۔ جس میں حضرت کنفیوشس۔ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت کرشن اور حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے متعلق نہایت قیمتی معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں۔ چونکہ اب سیرت پیشوایان مذاہب کے عنقریب تمام ہندوستان میں جلسے ہونے والے ہیں۔ اس لئے احمدی احباب کو چاہیئے کہ وہ اس رسالہ کی بکثرت کاپیاں خرید کر غیر مسلموں میں تقسیم کریں۔ تاکہ باہمی رواداری اور محبت ترقی پذیر ہو۔ اور اقوام عالم کے دلوں میں وہ صلح و آشتی پیدا ہو۔ جو اسلام پیدا کرنا چاہتا ہے۔ رسالہ کی قیمت پانچ آنے فی کاپی ہے۔ احباب مینیجر صاحب رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو قادیان سے طلب فرمائیں ؛

252

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق و حکمت سے پُر ارشادات

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے درس الحدیث سے مختصر نوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قضاء و قدر پر راضی رہنے کا اجر

فرمایا یہ جو حدیث میں آیا ہے۔ کہ ایک عورت جسے مرگی پڑتی تھی۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کے لئے دعا کی۔ اور خدا نے اسے جنت نصیب کی۔ اس کی پوری تفصیل یہ ہے کہ وُہ عورت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آئی۔ اور کہنے لگی۔ مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے۔ اور اس وقت میں ننگی ہو جاتی ہوں۔ آپ دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ مجھے اس بیماری سے شفا دے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ اگر تو اس حالت پر صبر کرے۔ اور خدا کی قضا و قدر پر راضی رہے۔ تو اللہ تعالےٰ اس تکلیف کے بدلے تجھے جنت نصیب کرے گا۔ اور اگر تم اس تکلیف پر صبر نہیں کرسکتیں۔ تو میں تیری شفا کے لئے خدا تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں؛

اس نے کہا میں اس تکلیف پر صبر کروں گی۔ ہاں آپ میرے لئے دعا کریں کہ میں ننگی ہو کر بے پردہ نہ ہو جایا کروں۔ اس پر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی۔ کہ خدایا وُہ تیری مقرر کردہ قضا و قدر پر راضی ہے۔ تو ایسا انتظام فرما کہ بیماری کے دورہ کے وقت وُہ ننگی نہ ہو۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اس واقعہ سے صحابہ کو یہ بتانا مقصود تھا۔ کہ خدا تعالےٰ کی قضا و قدر پر راضی رہنا اور جزع فزع نہ کرنا بلکہ صبر سے کام لینا موجبِ رحمت اور جنت ہے۔ پس یہ ضروری نہیں کہ جسے مرگی پڑتی ہو وُہ ضرور جنتی ہے۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ جو شخص اس مرض یا کسی اور بیماری کو اس لئے بطیب خاطر برداشت کرے کہ میرے لئے قضا و قدر میں یہی مقرر اور مقدر تھا۔ اور تکالیف آنے پر خدا تعالےٰ پر شاکی نہ ہو بلکہ صبر سے کام لے۔ تو اسے ضرور اس کا اچھا اجر ملے گا؛

دیکھئے اس عورت نے تکالیف پر صبر کرنے کا وعدہ تو کیا۔ مگر اتنی نیک فطرت اور پاک دامن تھی۔ کہ دعا کرائی کہ میں ننگی نہ ہو جایا کروں۔ تو اس کے جنت میں جانے کا ایک سبب اس کا پاک دامن اور نیک فطرت ہونا بھی تھا پس تکالیف کو خدا کی رضا کے لئے برداشت کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ جو بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتی ہے لیکن جن کو نصیب ہو جاتی ہے وُہ یقیناً فلاحِ دارین حاصل کر لیتے ہیں۔ مصیبت آنے پر جزع فزع کرنا بالکل بے سود ہے۔ صرف یہی نہیں کہ جزع فزع سے نہ تکلیف دور ہوتی ہے۔ اور نہ آرام نصیب ہوتا ہے۔ بلکہ ثواب بھی نہیں ملتا۔ پھر ایسا کام ہی کیوں کیا جائے۔ جس میں سراسر نقصان ہی نقصان ہو۔ ہاں اگر تکالیف اور مصائب کو خدا تعالےٰ کی رضا کے لئے بطیب خاطر برداشت کیا جائے تو یقیناً ثواب ملتا ہے۔ اور یہ حدیث اسی طرف توجہ دلاتی ہے

پس غریب طبقہ کو خاص کر خیال رکھنا چاہئیے کہ تکلیف اور تنگی تو بہر حال ہے ہی پھر صبر سے کام کیوں نہ لیا جائے کہ اس زندگی میں نہ سہی اگلی زندگی میں ضرور آرام ملے گا۔ لیکن اگر وُہ چلائیں اور خدا پر شاکی ہوں تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ نہ اس جہان میں آرام نصیب ہوگا۔ اور نہ آئندہ زندگی میں چین ملے گا؛

عورتوں کو پاجامہ پہننا چاہئیے

فرمایا حدیث میں آتا ہے۔ کہ ایک دن بارش ہو رہی تھی۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ کے اردگرد بہت سے صحابہ کرام بھی بیٹھے تھے۔ کہ ایک عورت کچھ دور سامنے سے گزری۔ کیچڑ کی وجہ سے اس کا پاؤں پھسل گیا۔ اور وُہ گر گئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سخت تکلیف کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا ننگی نہ ہو گئی ہو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ ننگی نہیں کیونکہ پاجامہ پہنے ہوئے تھی۔ حضور نے اس کے لئے دعا فرمائی۔ اور فرمایا خدا اس عورت پر رحم کرے جو پاجامہ پہنتی ہے۔

فرمایا شاہ پور، سرگودہا اور گجرات کے اضلاع میں اب تک عورتیں تہ بند باندھتی ہیں۔ ان اضلاع کے احمدیوں کو اس طرف خاص طور پر توجہ کرنی چاہئیے۔ خاص کر احمدی عورتیں ضرور پاجامے پہنا کریں۔

نابینا کو ثواب

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو فرمایا ہے کہ مجھے میرا خدا فرماتا ہے اذا ابتلیت عبدی بحبیبتیہ فصبر عوضته منهما الجنة۔ کہ جب میں اپنے بندے کی دو محبوب چیزوں (آنکھوں) کو لے لیتا ہوں۔ اور وُہ اس پر صبر کرتا ہے۔ تو ان آنکھوں کے بدلے میں اسے جنت دیتا ہوں۔ یہ حدیث قدسی ہے۔ یوں تو سب احادیث قدسی ہیں۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے ما ینطق عن الهوی۔ مگر پھر بھی محدثین نے ایک اصطلاح قائم کر رکھی ہے۔ کہ جس حدیث میں قال اللہ یا یقول اللہ کے الفاظ آئیں وہ حدیث قدسی ہوتی ہے۔

اس حدیث میں لفظ صبر سے مراد وہ صبر ہے جو ابتدا میں ہی کیا جائے۔ ورنہ رو پیٹ کر یا گلہ و شکوہ کرنے کے بعد تو ہر کوئی صبر کر بیٹھتا ہے۔ ایسے صبر کا اجر کچھ نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ الصبر عند الصدمة الاولیٰ اسی صبر کا اجر ملتا ہے جو مصیبت آنے پر خدا کی رضا پر راضی رہ کر کیا جائے۔ اور یہ جو مشہور ہے الصبر مفتاح الفرج کہ صبر کشائش کی کنجی ہے وُہ اسی قسم کا صبر ہے۔ ایسے صبر کے بدلہ میں ضرور اجر ملتا ہے۔ ہاں یہ الگ بات ہے۔ کہ اس دنیا میں ملے یا اگلی زندگی میں۔

پس اگر کسی کی آنکھیں کسی حادثہ یا بیماری سے ضائع ہو جائیں تو وُہ صبر کرے اور خیال کرے۔ کہ اب بھی خدا کا فضل اور انعام ہے ورنہ اگر وُہ چاہتا تو کان ناک ہاتھ اور پاؤں سب کچھ لے سکتا تھا؛

ممکن ہے کوئی کہے آنکھوں کے بدلے جنت ایسا بڑا انعام کیونکر مل سکتا ہے مگر غور کرنا چاہئیے کہ آنکھوں سے محروم ہو جانے پر کیا حالت ہوتی ہے۔ ایسا شخص اپنی بیوی بچوں اور دوستوں کو نہیں دیکھ سکتا۔ وُہ دنیا کے عجائبات نہیں دیکھ سکتا۔ دُنیا میں کوئی بڑا کام نہیں کرسکتا۔ جہاد اور تبلیغ میں کما حقہ حصہ نہیں لے سکتا۔ غرض کہ اس کی ساری زندگی ایک طرح سے نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔ وُہ جب خدا تعالےٰ کی رضا کی خاطر صبر کرے تو کیا وُہ اس لائق نہیں کہ اگلی زندگی میں اسے اس کا اجر عظیم ملے۔ باقی رہی یہ بات کہ ہر وُہ انسان جس کی آنکھیں ضائع ہو جائیں۔ یا جو پیدائشی اندھا ہو وُہ جنتی ہوتا ہے؟ اس کے متعلق صرف اتنا یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ اس کے اعمال اور نیات اور دلی کیفیات اور حالات کو خدا تعالےٰ بہتر جانتا ہے۔ ہمیں اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں ممکن ہے ایک بد اعمال انسان باوجود اس کے کہ اس کی آنکھیں ضائع ہو چکی ہوں۔ اپنی بد اعمالی کے نتیجہ میں دوزخی ہو۔ اور ایک صالح انسان اپنی نیکی کی وجہ سے جنتی ہو۔ [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن سے آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی اردو میں تقریر

موجودہ جنگ کے متعلق انگلستان اور فرانس کے حیرت انگیز انتظامات

۲۸ نومبر کو آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی اردو تقریر جو لنڈن سے براڈکاسٹ کی گئی۔ اور جس میں انہوں نے موجودہ جنگ کے متعلق اپنے بعض مشاہدات کا ذکر فرمایا۔ درج ذیل کی جاتی ہے۔ ایڈیٹر

میرا نام ظفر اللہ خان ہے۔ اور مجھے گورنر جنرل ہند کی مجلس انتظامیہ کا رکن ہونے کا شرف حاصل ہے۔ میرے لنڈن آنے کی وجہ یہ تھی۔ کہ حکومت برطانیہ نے کینیڈا۔ آسٹریلیا نیوزی لینڈ جنوبی افریقہ اور ہندوستان کی حکومتوں کے نمائندوں کو امور جنگ کے متعلق مشورہ کرنے کے لئے انگلستان آنے کی دعوت دی تھی۔ اللہ ہندوستان کی طرف سے اس موقعہ پر قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند اور میں حاضر ہوگیا۔

لنڈن میں جنگ کے اثرات

لیکن یہ لنڈن وہ لنڈن نہیں جس سے میری آنکھیں مانوس تھیں۔ وہ لنڈن تو رات کے وقت جواہرات سے مزین عروس کی طرح جگمگایا کرتا تھا۔ مگر یہ لنڈن سرشام ہی تاریکی کے لباس میں یوں ملبوس ہوجاتا ہے۔ جیسے ایک سوگوار بیوہ۔ کیا مجال کہ دوکانوں دفتروں اور مکانات کی کھڑکیوں دروازوں اور روشندانوں میں سے روشنی کی ایک شعاع بھی باہر نکلنے پائے بازاروں میں بھی قطعاً کوئی روشنی نظر نہیں آتی۔ موٹروں کے لیمپ نہایت مدہم ستاروں کی طرح نظر آتے ہیں۔ آجکل یہاں چار بجے سے ہی اندھیرا ہوجاتا ہے۔ اور لنڈن کے گلی کوچوں میں سے گزرنا محال ہوجاتا ہے۔ قدم قدم پر انسان بجلی کے کھمبوں۔ درختوں اور مکانوں کی دیواروں کے ساتھ ٹکراتا ہے اور چند قدم سیدھے چلنا بھی دشوار ہوجاتا ہے مجھے ایک ہی دفعہ تھوڑے سے فاصلہ پر اندھیرے میں چلنے کا اتفاق ہوا۔ اور میں ایسی ٹھوکریں کھائیں۔ کہ اس کے بعد میں نے اندھیرے میں نکلنے سے توبہ کی۔ موٹریں بھی پہلے سے بہت کم اور آہستہ چلتی ہیں۔ چونکہ یہاں پٹرول کے خرچ پر حد بندی قائم کردی گئی ہے۔ اس لئے بازاروں میں اب اس قدر بھیڑ نہیں ہوتی جتنی امن کے زمانہ میں ہوا کرتی تھی۔ تاہم دن کے وقت شہر میں نقل وحرکت نسبتاً تیزی سے ہوسکتی ہے۔ مگر رات کے وقت بہت آہستہ جانا پڑتا ہے۔ ہاں جب چاند نکلا ہوا ہو تو کچھ سہولت ہوجاتی ہے اور چاندنی راتوں میں لنڈن کے بازار اور اس کی عمارات بہت بھلی معلوم ہوتی ہیں۔ یہاں چاندنی کی قدر دراصل جنگ میں ہی شروع ہوئی ہے۔ یہ تو بازاروں کی کیفیت ہے۔ مگر مکانوں اور دفتروں کے اندر موٹے سیاہ پردوں کے پیچھے وہی جگمگاہٹ کا عالم ہے۔ جو پہلے ہوا کرتا تھا۔ اور انسان جب باہر کے اندھیرے سے دفاتر اور مکانات کی تیز روشنی میں داخل ہوتا ہے۔ تو اس کی آنکھیں چندھیا جاتی ہیں۔ اور جب اندر کی روشنی سے باہر اندھیرے میں نکلتا ہے۔ تو سہم کر رہ جاتا ہے۔ اور جب تک اس کی آنکھیں اندھیرے سے مانوس نہیں ہوجاتیں اسوقت تک وہ مبہوت ہوکر کھڑا رہتا ہے۔ دن کے وقت لنڈن کی بہت حد تک وہی کیفیت ہے۔ جو عام طور پر اس موسم میں پہلے ہوتی تھی۔ البتہ جابجا بڑی بڑی عمارتوں کی دیواروں کے ساتھ ریت سے بھری ہوئی بوریوں کے انبار لگے ہوئے ہیں۔ تاکہ ہوائی گولہ باری کے اثرات سے عمارات کسی قدر محفوظ رکھی جاسکیں۔ کبھی کبھی آسمان پر سفید غبارے بھی اڑتے نظر آجاتے ہیں۔ پٹرول کے خرچ پر پابندیاں عائد ہونے کی وجہ سے بعض لوگوں نے پٹرول کی بجائے گیس استعمال کرنا شروع کردی ہے۔ ایسی موٹروں کے پیچھے ایک مشین لگادی جاتی ہے۔ جو کوئلہ سے گیس پیدا کرتی رہتی ہے مکانوں اور پارکوں کو ہوائی گولہ باری سے بچانے کے لئے بھی ضروری انتظامات کئے جاچکے ہیں۔ اور لوگ وہاں آتے جاتے ہیں کہیں کہیں خاکی وردی نظر آجاتی ہے۔ ہاں گیس ماسک ہر وقت ہر شخص اپنے کندھے پر ڈالے رکھتا ہے۔ اس سے زیادہ لنڈن میں جنگ کے آثار کوئی نظر نہیں آتے دیہات میں اس سے بھی کم آثار پائے جاتے ہیں۔ گو وہاں بھی رات کیوقت کسی قسم کی روشنی دکھائی نہیں دیتی۔ لیکن وہاں اندھیرے میں اتنی دقت کا سامنا نہیں ہوتا۔ جتنا لنڈن میں۔

کامل اطمینان

پیرس اور فرانس کے دیگر شہروں میں روشنی پر پابندی کے متعلق اتنی شدت نہیں جتنی لنڈن میں۔ پیرس میں رات کے وقت آسانی سے انسان اِدھر اُدھر آجاسکتا ہے مگر بہرحال دونوں ملک ایسے اطمینان سے اپنے کام میں مشغول ہیں کہ کہیں بھی گھبراہٹ اور تشویش کے آثار نظر نہیں آتے اور ہر شخص ہر ممکن قربانی کرنے کے لئے تیار ہے اور وہ اس بات کا پختہ عزم کئے ہوئے ہے کہ دنیا کو تباہ کرنے والی جو گھٹا وسطی یورپ سے اٹھی ہے۔ وہ اس کا پورا پورا مقابلہ کرے گا اور اپنے اس ارادہ میں اسوقت تک کوئی کمی نہیں آنے دیگا۔ جب تک کہ امن بکلی طور پر قائم نہ ہوجائے

وزرائے انگلستان کے ساتھ ہمارے جو مشورے ہوئے ان کی تفاصیل بیان کرنے کا یہ موقعہ نہیں لیکن میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ان سے نہایت قیمتی نتائج کے مترتب ہونے کی توقع کی جاسکتی ہے۔ ہماری آپس کی گفتگو کا طریق نہایت آزادانہ رہا ہے اور ہر پہلو پر پوری طرح غور کیا گیا۔ دیہات میں جو کچھ دیکھا گیا وہ بھی ہر طرح اطمینان بخش ہے۔

دفاع کے حیرت انگیز انتظامات

دفاع کے انتظامات کے متعلق جو کچھ یہاں دیکھنے میں آیا وہ نہایت ہی اطمینان بخش ہے ان جزائر کے ہر حصہ کی ہر لحظہ پہرہ داری کی جارہی ہے۔ وہ آنکھیں جو سات سمندر پار پہنچتی ہیں۔ ہر لحظہ ان امور کو دیکھنے کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ اور وہ کان جن کی سماعت کا حلقہ دنیا کے کناروں تک پہنچا ہوا ہے ہر آواز کو پرکھ رہے ہیں۔ اور جو کچھ آنکھیں دیکھتی اور کان سنتے ہیں۔ وہ فوراً دماغ تک پہنچتا ہے اور وہاں سے ایک سلسلہ ہدایات کا جاری ہوجاتا ہے اور افق پر جونہی کوئی خطرہ نمودار ہوتا ہے اس کا فوراً تدارک کیا جاتا ہے۔ اگر آپ کو ان انتظامات کی تفاصیل سننے یا دیکھنے کا اتفاق ہو تو آپ حیران رہ جائیں کہ کس حد کمال کو پہنچا ہوا ہے۔ میرے دل میں تو بار بار یہ حسرت پیدا ہوتی ہے کہ کاش یہ سب انتظامات اور سائنس کی یہ شعبدہ بازیاں انسان کی تہذیب اور اس کی مادی اخلاقی اور روحانی ترقی کی تائید میں صرف ہوتیں اور خالق اور مخلوق کے درمیانی رشتے کو مضبوط بنانے کا موجب بنتیں

فرانس میں کیا دیکھا

ہم فرانس بھی گئے اور وہاں جنرل گیملان اور انکے افسروں سے ملاقات ہوئی جنرل گیملان فرانس کی بری بحری اور فضائی فوجوں کے سپہ سالار ہیں اور تمام فرانسیسی فوج کی قیادت ان کے ذمہ ہے انگریزی فوجوں کے دستے جو فرانس میں گئے ہوئے ہیں وہ بھی ان کی کمان سے باہر نہیں۔ میں ان کی وسعت نگاہ سادگی وقار اور بلند حوصلگی سے حد درجہ متاثر ہوا اور میرا دل پکار اٹھا کہ وہ ع

تو اگر محکم شوی شر بلا انگیز چیست

کے پورے مصداق ہیں۔ موسیو دلادیہ وزیر اعظم فرانس اور دیگر وزراء سے بھی ہمیں ملاقات اور گفتگو کا موقع ملا۔ پھر ہم اس محاذ جنگ پر گئے۔ جو برطانوی افواج کے سپرد ہے اس کے انچارج لارڈ گارٹ ہیں ملک معظم کے چھوٹے بھائی ڈیوک آف گلاسٹر بھی ان کے عملہ میں کام کرتے ہیں۔ لارڈ گارٹ کے ساتھ ہندوستان میں میری شناسائی ہوچکی تھی۔ وہ نہایت سادہ اور ہشاش بشاش طبع انسان ہیں۔ اور ہر شخص سے خندہ پیشانی سے پیش آتے ہیں۔

253

ان کے کام کرنے اور رہنے کے کمرے نہایت سادہ اور صاف ستھرے ہیں۔ دوپہر کے کھانے کے بعد انہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ کیا آپ کو کوئی حاجت تو نہیں۔ میں نے کہا نماز کا وقت ہے۔ اس پر وہ مجھے اپنے سونے کے کمرہ میں لے گئے۔ اور کہا۔ کہ یہاں وضو کا انتظام ہے۔ یہیں نماز پڑھ لیں۔ ہم نے بہت سے جنگ کے مقامات دیکھے جو کیچڑ سے لت پت تھے۔ مگر سپاہیوں پر تشویش کا کوئی اثر نہیں تھا۔ وہ صبح و شام قلعوں کو مضبوط کرنے میں مصروف ہیں۔ تمام انتظامات نہایت ہی عمدہ پیمانے پر تھے۔ جنگ شروع ہوتے ہی قریباً پونے دو لاکھ لشکری اور کئی ہزار جنگی موٹریں بغیر کسی نقصان کے بحفاظت انگلستان سے فرانس پہنچا دی گئی تھیں۔ رسد رسانی کے انتظام کا کچھ اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ برطانوی افواج کیلئے جو کہ اس وقت تک فرانس پہنچ چکی ہیں۔ روزانہ گیارہ ہزار نو سو من اشیاء خرچ ہوتی ہیں۔ پٹرول۔ وردیاں۔ بوٹ۔ سامان حرب وغیرہ اس سے الگ ہے۔ یہ تمام سامان انگلستان سے بہم پہنچایا جاتا ہے۔ اور جس طریق اور جن راستوں سے بہم پہنچایا جاتا ہے۔ وہ سب دشمن سے مخفی ہیں۔ اس کے لئے لمبے بحری اور بری سفروں کا انتظام کرنا پڑتا ہے۔ اور چونکہ ہر مہینہ فرانس میں بری اور بحری افواج کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اس لئے یہ انتظام بھی دن بدن بڑھتا رہتا ہے

فرانس کی سد سکندری

پھر ہم نے فرانس کی مشہور سد سکندری میجینو لائن کے بعض حصوں اور مشینوں کو بھی دیکھا۔ یہ تمام سلسلہ دفاع نہایت حیرت انگیز ہے۔ اور اس پر کروڑوں روپیہ خرچ ہو چکا۔ اور کروڑوں روپیہ صرف کیا جا رہا ہے۔ اور اسے دن بدن مضبوط سے مضبوط تر بنایا جا رہا ہے مبصرین کی یہ رائے ہے۔ کہ اس سد سکندری میں دشمن کی افواج کسی طرح بھی شگاف نہیں کر سکتیں۔ بکمال تفاصیل کے لئے ہفتے درکار ہیں۔ مگر جو کچھ دیکھا گیا۔ اس کے بیان کے لئے بھی پہروں درکار ہیں۔ اس تمام محاذ پر تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر قلعے بنے ہوئے ہیں جن میں سے اکثر زمین دوز ہیں۔ اور ان کے اندر مکمل فوجی انتظام ہے۔ ان میں سپاہیوں اور افسروں کی رہائش کا خاطر خواہ انتظام ہے۔ کھانے پینے اور شفاخانے کے کمرے موجود ہیں۔ بجلی کی روشنی ہے۔ اور سامان حرب اور بڑی بڑی توپوں کو ادھر ادھر لیجانے کے لئے چھوٹی چھوٹی ریلیں بنی ہوئی ہیں گویا ہر قلعہ میں ایک الگ جہان بستا ہے باہر سے اس کا کوئی حصہ دکھائی نہیں دیتا۔ ہم نے جس کمرہ میں دوپہر کا کھانا کھایا وہ سطح زمین سے دو سو فٹ نیچے تھا۔ تمام قلعوں میں تازہ ہوا بہم پہنچانے کا ایسا عمدہ انتظام ہے۔ کہ ہر لحظہ تازہ ہوا آتی رہتی ہے۔ غرض انگلستان اور فرانس میں جہاں تک انسانی عقل کام کر سکتی ہے۔ ہر ممکن انتظام کیا جا رہا ہے۔ شطرنج کی بازی کی طرح دشمن جب ایک چال چلتا ہے۔ تو اس کے مقابل پر اور انتظام کیا جاتا ہے پھر وہ اور چال چلتا ہے۔ تو اور انتظامات کئے جاتے ہیں۔ اور اب تو جلد سے جلد ان انتظامات کو مکمل کیا جا رہا ہے۔ ہر ہفتہ بلکہ ہر دن انگلستان اور فرانس کی طاقت بڑھ رہی ہے۔ اور اس کے دفاعی اور جنگی انتظامات تکمیل کو پہنچ رہے ہیں۔

جنگ کے بعد کیا ہو گا

جنگ خواہ کس قدر لمبی ہو جائے۔ اور اس کے دوران میں خواہ کس قدر قربانی کرنی پڑے۔ اور کس قدر آفات اور مشکلات کا سامنا ہو میں یقین رکھتا ہوں کہ فتح کا سہرا آخر اتحادیوں کے سر ہی رہے گا۔ اس لئے مجھے جنگ کے انجام کی اسقدر فکر نہیں۔ جس قدر یہ تشویش ہے۔ کہ جنگ کے بعد دنیا کے تمدن۔ اس کی تہذیب۔ اور بین الاقوامی تعلقات کی بنیاد کن امور پر رکھی جائے گی۔ کیا دنیا میں پھر وہی باتیں جاری رہیں گی جو آج ہیں اور کیا نسل آدم کی تقسیم گورے اور کالے اور بادامی اور زرد رنگ کے ذریعہ ہی ہو گی۔ اور کیا مزدور اور سرمایہ دار کے جھگڑے جو آج موجود ہیں پھر بھی جاری رہیں گے۔ اور کیا قوم اور نسل اور ملک کو اسی طرح معبود بنایا جائیگا جسطرح آجکل بنایا جاتا ہے۔ یا انسان تسلیم کرے گا۔ کہ میری تدبیروں کا انجام تو سوائے ہلاکت کے اور کچھ نہیں نکلا۔ اور دنیا اپنی بے بسی اور بیچارگی کو تسلیم کرے گی۔ اور کہے گی۔ کہ اے خدا جیسے تیری مرضی آسمان پر ہے۔ ویسی ہی زمین پر بھی پوری ہو۔ اور کیا خدائے قہار کی تقدیس اور اس کے جبروت کے سامنے انسان سر تسلیم خم کر دے گا اور انسان آپس میں بھائی بھائی بن کر رہیں گے۔ اور وہ قومی اور نسلی امتیازات مٹ جائیں گے۔ جو اس وقت نظر آتے ہیں۔ اور ان امتیازات پر قانع ہو جائیں گے جو خدا نے رکھے۔ اور وہ اس حکم کے ماتحت اپنی زندگی بسر کرینگے۔ جو قرآن کریم نے ان الفاظ میں دیا کہ لا تمدن عینیک الیٰ ما متعنا بہ ازواجاً منھم زھرۃ الحیٰوۃ الدنیا لنفتنھم فیہ ورزق ربک خیر۔ غرض کیا یہ دنیا جنت کا نمونہ بن جائے گی؟ اے خدا تو اپنے فضل اور رحم سے ایسا ہی کیجیو! ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل کا "جوبلی نمبر" اور جماعتہائے احمدیہ

تمام جماعتہائے احمدیہ اور احمدی احباب کو علم ہے کہ آنے والے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خلافت جوبلی کی مبارک تقریب کی خوشی میں "الفضل" "خلافت جوبلی نمبر" شائع کرنے کا انتظام کر رہا ہے۔ جماعتوں کو اعلانات اور خطوط کے ذریعہ اس امر کی طرف توجہ دلائی جا چکی ہے۔ کہ جلد سے جلد "جوبلی نمبر" کی مطلوبہ تعداد سے مطلع فرمائیں تا پرچہ کی چھپائی کے وقت کل تعداد کو مدنظر رکھ لیا جائے۔ اور اگرچہ اس وقت تک بعض جماعتوں اور احباب نے مطلوبہ تعداد کے متعلق اطلاعات ارسال فرمائی ہیں۔ لیکن ابھی تک بہت سی جماعتیں ایسی ہیں۔ جن کی طرف سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ لہذا تمام جماعتوں سے پرزور استدعا ہے۔ کہ جلد سے جلد اور زیادہ سے زیادہ پرچوں کی خریداری کی اطلاع دیں۔ تا ایسا نہ ہو کہ ان کا تساہل بعد میں انہیں پرچہ سے محروم رکھے۔ اس وقت تک جن جماعتوں نے اطلاعات ارسال فرمائی ہیں۔ ان کے نام حسب ذیل ہیں۔ افراد کی اطلاعات ان کے علاوہ ہے۔ ملونڈی مراماں۔ دھاریوال۔ کوٹلی۔ بیگو سرائے۔ کاٹھ گڑھ ایبٹ آباد۔ صدر شاہ پور۔ نیکورا۔ لودھراں ؛ (خاکسار منیجر الفضل)

جنرل سروس کمپنی آپکی کیا خدمت کر سکتی ہے

۱۔ مکان بنوانے والے احباب کے لئے ماہر اوورسیر کی زیر نگرانی مطابق نقشہ اور طیارہ کردہ اسٹیمیٹ کے اندر معمولی کمیشن پر (نگرانی۔ حسابات کی نگہداشت اور روپیہ کی ادائگی شامل ہے) کم سے کم عرصہ میں عمارت تعمیر کرتی ہے۔

۲۔ جائیداد کی خرید و فروخت کا انتظام کرتی ہے۔

۳ قادیان میں جائیداد رکھنے والے دوستوں کی جائداد و مکانات کی حفاظت اور اس کرایہ کی وصولی کا انتظام کرتی ہے۔

۴۔ ہر قسم کی بجلی کی فٹنگ اور اس کے سامان کی فروخت کرتی ہے عمارتی سامان لوہا سیمنٹ۔ بٹالہ اور امرتسر کے نرخ پر قادیان میں مہیا کرتی ہے۔

مینیجر جنرل سروس کمپنی قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رؤیا مولوی محمد علی صاحب کے متعلق

(۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا "مولوی محمد علی صاحب کو رؤیا میں کہا۔ آپ بھی صالح تھے اور نیک ارادہ رکھتے تھے۔ آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ۔" (اخبار بدر یکم اگست ۱۹۰۴ء)

یہ رؤیا مولوی محمد علی صاحب کے احوال و نیات میں ہونے والے تغیر پر واضح طور پر دلالت کرتا ہے۔ ان کے خلافت ثانیہ سے برگشتہ ہونے کے بعد اس کے پورا ہونے کا بارہا ذکر کیا گیا۔ اور بکثرت جناب مولوی صاحب سے درخواست کی گئی۔ کہ وہ اب بھی رجوع الی الحق فرمائیں۔ مولوی صاحب نے آخر اس کا ایک حل سوچا ہے اور ایک جواب تجویز کیا ہے۔ جو یہ ہے۔ کہ

(۱) یہ دراصل عالم برزخ کا قول ہے حیات بعد الموت کا" (پیغام صلح ۲۷ مئی ۱۹۳۹ء)

(۲) حضرت صاحب نے تو میرے نیک ہونے کی شہادت دی اور نیک نیت ہونے کی شہادت دی۔ آپ اس کو بھی توڑ مروڑ کر پس پشت پھینک رہے ہیں۔ حضرت صاحب موت کے بعد مجھے اپنے پاس بٹھاتے ہیں آپ سمجھتے ہیں میں مردود ہوں۔ اس کا علاج میرے پاس نہیں۔ آپ بھی صالح تھے نیک ارادہ رکھتے تھے آؤ ہمارے پاس بیٹھ جاؤ۔" یہ عالم برزخ کا قول ہے۔" (خط بنام خان بہادر محمد دلاور خان صاحب)

اس جواب کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ رؤیا حق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مولوی محمد علی صاحب کو فقرات "آپ بھی صالح تھے۔ اور نیک ارادہ رکھتے تھے۔ آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ۔" ضرور کہیں گے مگر ابھی ان کے کہنے کا وقت نہیں آیا اور یہ رؤیا پورا نہیں ہوا۔ بلکہ مولوی صاحب کی وفات کے بعد عالم برزخ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کو ان فقرات سے مخاطب فرمائیں گے۔

مولوی صاحب بزعم خود عالم برزخ کے اس خطاب کو "بڑی عزت اور فخر کا مقام" قرار دیتے ہیں۔

(۲)

"عالم برزخ" کی تاویل سے مولوی صاحب کو کچھ خوشی محسوس ہوتی ہے حالانکہ یہ اور بھی ڈرنے کا مقام ہے۔ دنیا میں اس رؤیا کے متحقق ماننے سے امکان تھا۔ کہ مولوی صاحب شائد اس جہان سے کوچ کرنے سے پیشتر اسی مقام "صالحیت و نیکی" پر آجائیں جس پر وہ پہلے تھے۔ جیسا کہ رؤیا کے الفاظ دلالت کر رہے ہیں۔ لیکن اگر یہ مانا جائے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ کلمات مولوی محمد علی صاحب کو ان کے مرنے کے بعد فرمائیں گے تو اس کے صاف معنے یہ ہونگے۔ کہ خدانخواستہ مولوی صاحب کا انتقال ایسی حالت میں ہوگا کہ وہ اس وقت درحقیقت صالح نہ ہونگے اور نہ ان کے ارادے نیک ہونگے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کی آخری حالت کا ذکر نہ فرمائیں گے بلکہ آخری حصہ عمر میں ان میں جو تغیر پیدا ہو گیا ہے۔ اس سے پہلے کی حالت کے پیش نظر حضور یہ کلمات فرمائیں گے۔

درحقیقت مولوی صاحب کی عالم برزخ والی توجیہ سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ ان کا دوبارہ صالح ہونے اور نیک ارادہ رکھنے کی طرف عود کرنا بظاہر ممکن ہے صحیح بخاری میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یجاء برجال من امتی فیوء خذ بھم ذات الشمال فاقول یارب اصحابی فیقال انک لاتدری ما احدثوا بعدک فاقول کما قال العبد الصالح و کنت علیھم شھیداً ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم (کتاب التفسیر) کہ حیات بعد الموت کے وقت میری امت کے کچھ مردوں کو بائیں جانب لے جایا جائے گا۔ (یعنی بجائے اس کے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھتے وہ دوسری طرف جا رہے ہونگے) تب حضور کہیں گے کہ اے خدا یہ تو میرے صحابہ ہیں (یعنی یہ صالح تھے اور نیک ارادہ رکھتے تھے) جواب دیا جائے گا کہ تجھے کیا معلوم کہ انہوں نے تیرے بعد کیا کیا تغیر پیدا کر لئے۔ تب حضور علیہ السلام۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی طرح عرض کریں گے۔ کہ میں تو زندگی میں ہی ان کا نگران تھا۔ جب میں فوت ہوگیا تو اے خدا تو خود ہی ان کا نگران تھا۔

اس حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بعض ایسے صحابہ کو جو حضور کی وفات کے بعد متغیر ہو گئے اپنی سابقہ معرفت اور علم کی بناء پر اپنی طرف بلانا چاہیں گے۔ تا وہ حضور کے پاس آ بیٹھیں مگر ایسا ہوگا نہیں۔ بلکہ حضور کے ان کو "اصحابی" کہنے پر اللہ تعالےٰ ان کے بعد از اں بگڑ جانے کا علم آپ کو دے گا۔

اب اگر یہ درست ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مولوی محمد علی صاحب کو ان کے مرنے کے بعد محولہ بالا فقرات فرمائیں گے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ دوسرے صالحین اور نیک ارادہ احمدی صحابہ تو حضرت اقدس کے ساتھ بیٹھے ہوتے ہونگے۔ مگر مولوی محمد علی صاحب کسی دوسری طرف جا رہے ہونگے۔ تب حضرت اقدس کو ضرورت پیش آئیگی کہ مولوی صاحب کو ان کلمات سے مخاطب فرمائیں "آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ" جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان جانے والوں کے متعلق "اصحابی" فرما کر اسی خواہش کا اظہار فرمایا ہے۔

(۳)

مولوی محمد علی صاحب ان کلمات کے کہے جانے کو "بڑی عزت اور فخر کا مقام" قرار دیتے ہیں۔ مگر میں دردمند دل کے ساتھ مولوی صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ پھر ایک مرتبہ اس رؤیا پر غور فرمالیں کیونکہ اگر عالم برزخ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ کلمات کسی سے کہنا "بڑی عزت اور فخر کا مقام" ہے تو اسکے سب سے پہلے مستحق حضرت خلیفہ اول تھے جو حضور کی وفات کے بعد چھ سال تک خلافت کا حق ادا کرکے آپ فوت ہوتے ہیں مگر ان کو یہ "بڑی عزت اور فخر کا مقام" نہیں ملتا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کو یہ کلمات کہیں جن کا ذکر زیر بحث رؤیا میں ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے حق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسی رؤیا کیوں نہ ہوئی؟ اگر فی الواقع یہ "بڑی عزت اور فخر کا مقام" ہوتا تو یقیناً یقیناً جماعت احمدیہ میں سے یہ سب سے پہلے سیدنا نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوتا۔ امید ہے۔ کہ اگر مولوی محمد علی صاحب دل بہلانے کے طریق کو چھوڑ کر اس رؤیا پر تدبر فرمائیں گے تو انہیں عالم برزخ والی تاویل سے رجوع کرنا پڑے گا اور وہ اب بھی اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہونگے۔

(۴)

نفس رؤیا پر غور کرنے سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کا خیال یا ان کی تاویل درست نہیں۔ اور یہ رؤیا ان کے نیک اور نیک نیت ہونے پر شہادت نہیں دے رہی جس کی مندرجہ ذیل وجوہات ہیں۔

اول:۔ دنیا سے مرجانے والے انسان کے متعلق دنیا میں باقی رہنے والے تو مجازاً کہہ سکتے ہیں کہ وہ صالح تھا اور نیک ارادہ رکھتا تھا۔ لیکن عالم برزخ والے اس کو یہ کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ کہ "آپ بھی صالح تھے اور نیک ارادہ رکھتے تھے۔" ان کے لئے تو اس کا صالح اور نیک ہونا ماضی کا واقعہ نہیں۔ صالح ہونا اور نیک ارادہ رکھنا دائمی صفات ہیں جب تک کوئی شخص اپنی زندگی میں ان صفات کو خود ترک نہ کردے۔ اس کی موت سے یہ صفات زائل نہیں ہوجاتیں بلکہ درحقیقت اسی حالت میں موت سے

254

ان صفات کا اور بھی پختہ اور ابدی بن جانا یقینی ہوتا ہے۔

دوم :- رؤیا کے الفاظ میں "آپ بھی نیک اعمال کرتے تھے" نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو شاید عالم برزخ کی توجیہ کسی حد تک قابل اعتناء ہوتی۔ کیونکہ موت کے ساتھ اعمال منقطع ہو جاتے ہیں مگر رؤیا میں تو "آپ بھی صالح تھے اور نیک ارادہ رکھتے تھے" کے الفاظ ہیں۔ جن کے لئے انقطاع نہیں۔ اس لئے یہ الفاظ عالم برزخ کی طرف منسوب نہیں کئے جا سکتے۔

سوم :- یہ رؤیا اس لئے بھی مولوی صاحب کے نیک ہونے پر شہادت نہیں دے رہی۔ کہ اس میں ہرگز یہ مذکور نہیں۔ کہ مولوی صاحب حضور کے فرمان "آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ" کے مطابق حضور کے ساتھ بیٹھ گئے ہوں۔ حالات کے لحاظ سے اس امر کا عدم ذکر یہی بتا رہا ہے۔ کہ مولوی صاحب نے اس حکم کی بھی تعمیل نہیں کی۔ یا اگر اسے بقول مولوی صاحب عالم برزخ کا ہی واقعہ مانا جائے تو مولوی صاحب کو اس حکم کی تعمیل کی اجازت نہ ملے گی۔ بہرحال رؤیا کا یہ پہلو بھی مولوی صاحب کے لئے مقام خوف ہے۔ اگر اس رؤیا میں یہ ہوتا کہ پھر مولوی صاحب حضرت اقدس کے پاس بیٹھ گئے۔ تب ان کا حق تھا کہ کہتے کہ "حضرت صاحب موت کے بعد مجھے اپنے پاس بٹھاتے ہیں" لیکن جب ایسا ذکر موجود نہیں تو مولوی صاحب کا کم از کم خود ایسا دعویٰ کرنا بہت بڑی جسارت ہے۔

(۵)

رؤیا کی صداقت واقعات سے کھل جاتی ہے۔ واقعات یہ ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں مولوی محمد علی صاحب حضور کے سامنے عدالت گورداسپور میں بیان دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ "مرزا صاحب مدعی نبوت ہے اور اس کے مرید اس کو دعویٰ میں سچا اور دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں" (مسل مقدمہ مولوی کرم دین صاحب) مگر حضور کی وفات کے بعد خلافت ثانیہ کی عداوت میں وہی مولوی محمد علی صاحب ہزاروں مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مدعی نبوت ہونے کا انکار کر چکے ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب کا "نیک ارادہ" تھا۔ کہ وصیت کے شرائط کو پورا کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قرب میں دفن ہونگے۔ مگر اب انہوں نے اسے منسوخ کر دیا کر اس نیک ارادہ کو بھی قصہ ماضی بنا دیا۔

اندریں حالات اگر عالم برزخ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام مولوی صاحب کو فرمائیں۔ کہ :-

"آپ بھی صالح تھے اور نیک ارادہ رکھتے تھے آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ" تو تعجب کا مقام نہ ہوگا۔ اس سے بھی اس وقت تک مولوی صاحب کا فی الواقعہ نیک ہونا ثابت نہ ہوگا جب تک یہ ثابت نہ ہو جائے۔ کہ آپ کو حضور کے ساتھ بیٹھنا نصیب بھی ہو گیا اور جب ایسا نہیں ہے تو مولوی صاحب کا استدلال بدیہی البطلان ہے۔ حقیقت یہی ہے۔ کہ مولوی صاحب کے حالات کے متغیر ہونے کا اس رؤیا میں ذکر کیا گیا ہے۔ مولوی صاحب نے اس مقدس مقام کو چھوڑ دیا۔ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے "رسول کا تخت گاہ" قرار دیا۔ اور جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیشہ کے لئے مرکز بنایا ہے وہ معنوی اور روحانی طور پر بھی بدل گئے ہیں اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روح آج بھی ان کو کہتی ہے کہ "آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ"۔ ہر مخلص احمدی درد بھرے دل کے ساتھ، نہ ان کی دل آزاری کے لئے ان سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اب بھی خدارا ۱۹۰۴ء بلکہ اواخر ۱۹۱۳ء کی طرح عقائد اور اعمال میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہو جائیں۔ اے خدا! اگر یہ میرے نزدیک قضاء مبرم نہیں۔ تو تو مولوی صاحب کو قبول حق کی توفیق عطا فرما۔ آمین

خاکسار :-

ابو العطا جالندھری

رجسٹرڈ

محافظ اٹھرا گولیاں

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ جن کے گھر میں یہ مرض لاحق ہو۔ وہ فوراً حضرت حکیم مولوی نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ طبیب شاہی سرکار جموں و کشمیر کا نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ حضور کے حکم سے یہ دواخانہ ۱۹۱۰ء سے جاری ہے۔ شروع حمل سے اخیر رضاعت تک قیمت فی تولہ سوا روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ تولہ علاوہ محصولڈاک لیا جائیگا۔ عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

حیرت انگیز ایجاد

ماء اللحم انگوری وطیوری و آتشہ

نہ صرف یہی کہ یہ انگور و طیور کا جوہر ہے۔ بلکہ اس میں عنبر و کستوری وغیرہ کا بیش بہا چیزیں بھی شامل ہیں۔ غرضیکہ پورے اجزاء کا بہترین نچوڑ ہے جو ضعف دل ضعف دماغ ضعف کمزوری اعصاب۔ دل کی دھڑکن۔ جیسی سستی اعضاء و رئیسہ و تشریف کیلئے مسیحہ معنیہ مانا گیا ہے دماغی کام کرنے والوں اور بوڑھوں کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ جس نے ایک دفعہ استعمال کیا۔ وہ ہمیشہ کیلئے گرویدہ بن گیا۔ قیمت بڑی بوتل چوبیس خوراک پانچ روپیہ جناب شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور فرماتے ہیں کہ میں نے دواخانہ رفیق مریضان موچی دروازہ۔ لاہور کا تیار کردہ ماء اللحم استعمال کیا۔ نہایت عجیب پایا۔ دماغی کام کرنے والوں کے لئے غیر مترقبہ نعمت ہے۔ طبیعت کبھی کوفت ہو۔ کام کو دل نہ چاہتا ہو تو اس کی ایک خوراک بحالی طبیعت کے لئے کافی ہے اور فوری اثر کرتی ہے بھوک خوب لگتی ہے اور دل مطمئن ہو جاتا ہے کارخانہ نے واقعی پوری احتیاط اور پورے اجزاء سے کشید کیا ہے میں دماغی کام کرنیوالوں کو سفارش کرتا ہوں کہ اس قابل اعتماد دواخانہ کا تیار کردہ ماء اللحم کا استعمال کر کے ضرور فائدہ اٹھائیں۔ نوٹ قادیان میں دواخانہ رحمانی احمدیہ بازار سے بھی مل سکتا ہے۔

ملنے کا پتہ :- مینیجر رفیق مریضان ہیڈ آفس اندرون موچی گیٹ لاہور۔

کراؤن بس سروس

وقت کی پابندی اور آرام زیادہ اس کا پہلا اصول ہے

پہلی سروس صبح ڈلہوزی کے لئے ۴ بجے جو کسی جگہ نہیں ٹھہرتی ہے۔ باقی سولہ سروسیں ہر گھنٹہ کے بعد پٹھانکوٹ۔ ڈلہوزی۔ کانگڑہ۔ دھرم سالہ وغیرہ کو چلتی ہیں۔ گدیاں، سپرنگدار۔ لاریاں بالکل نئی مسافر کے لئے آرام دہ ہیں۔ وقت کی پابندی کا خاص خیال ہے۔ شمالی ہندوستان میں واحد بس سروس ہے جو کہ وقت کی پابند ہے۔ قادیان کے سفر کرنے والے احباب ہمارے نمائندہ عبد القدوس صاحب ایجنٹ اخبارات سے مزید معلومات حاصل کریں۔

مینیجر کراؤن بس سروس بشمولیت ریاض آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۳۰ نومبر۔ روس نے فن لینڈ پر تین محاذوں سے حملہ کر دیا۔ اور طیاروں سے آگ لگانے والے بم سات بجے سے دو بجے تک فن لینڈ کے دارالحکومت ہیلسنکی پر بم برسائے۔ اور بھی کئی شہروں پر گولے برسائے گئے۔ بے شمار جانیں ضائع ہو گئیں۔ سرحد کے شہروں میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ روسی افواج نے کئی علاقوں پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ اور جن جزائر پر اس کی نظریں تھیں۔ ان میں سے بھی ایک لے لیا ہے روسی طیاروں نے فن لینڈ پر اشتہارات پھینکے ہیں۔ کہ موجودہ وزیر اعظم اور وزیر خارجہ کو اگر علیحدہ کر دیا جائے تو صلح ہو سکتی ہے۔ ہیلسنکی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ روسیوں کے تین طیارے گرائے گئے۔ انہوں نے ایک ساحلی علاقہ پر قبضہ کرنے کی کوشش کی۔ مگر ناکام رہے۔

لنڈن فرانس کے جنگی جہازوں نے جرمنی کے دو جہاز جو مال و اسباب سے لدے ہوئے تھے ڈبو دیئے۔ جرمن ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ شٹلینڈ کے مشرق میں برطانیہ کا ایک بھاری جنگی جہاز ڈبو دیا گیا ہے۔ مگر برطانوی حلقوں میں اس خبر کی تصدیق تا حال نہیں ہو سکی۔ کل بھی ایک برطانوی جہاز ۴۸۳۲ ٹن وزن کا ڈبو دیا گیا تھا

میڈرڈ (بذریعہ ڈاک) جنرل فرینکو نے حکم دیا ہے کہ جرمنی کے ساتھ سپین کے تمام بڑے بڑے سودے فسخ کر دیئے جائیں۔ اور جرمن تجارتی دفود کو آگاہ کر دیا ہے کہ اب ان کی موجودگی غیر ضروری ہے

لنڈن ۳۰ نومبر۔ آج ساحل انگلستان کے قریب چار جرمن طیاروں سے رائل ایرفورس کے جہازوں کا زبردست مقابلہ ہوا۔ ایک جرمن طیارہ گرا لیا گیا۔ اور باقی تین غیر جانبدار ممالک میں اترنے پر مجبور ہو گئے۔

کل صبح مشرقی ساحل کے نزدیک

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

۱۰۰۱۳ ٹن کا وزن کا ایک برطانوی جہاز ایک جرمن سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔

امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر کارڈل ہل نے روس اور فن لینڈ کے مابین ثالث بننے کے لئے اپنی خدمات پیش کی تھیں مگر روس نے اسے ٹھکرا دیا۔ گو فن لینڈ نے اس کا خیر مقدم کیا۔ واشنگٹن میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ روس کے اس اقدام کی وجہ سے امریکہ اس کے ساتھ تمام سیاسی تعلقات منقطع کر لے گا۔

لاہور ۳۰ نومبر۔ آج شب ۱۱ بج کر ۴۸ منٹ پر زلزلہ کے دو شدید جھٹکے محسوس ہوئے۔ جو تین سیکنڈ جاری رہے۔

لنڈن ۳۰ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمن ریڈیو سٹیشن کو حکم دیا گیا ہے کہ ہر روز جاپان کے خلاف پروپیگنڈا کیا کرے۔ کیونکہ ہٹلر جاپان کی موجودہ روش سے سخت برافروختہ ہے۔

ایک اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت جرمنی میں چھ ایسے خفیہ ریڈیو سٹیشن ہیں۔ جہاں سے روزانہ جرمنی کے خلاف پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ نازی پولیس نے ان کا سراغ بتانے والے کے لئے ایک ہزار پونڈ انعام کا اعلان کیا ہے۔

لاہور ۳۰ نومبر۔ آج پنجاب اسمبلی میں لاہور کارپوریشن بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کی تحریک کے سپرد کرنے کی تحریک منظور ہو گئی۔ اور رائے عامہ کے لئے مشتہر کرنے کی ترمیم مسترد ہو گئی۔

لاہور ۳۰ نومبر۔ گورنر پنجاب نے اعلان کیا ہے۔ کہ جنگ کی وجہ سے کفایت شعاری کے پیش نظر نیز اس لئے کہ ڈاکخانہ اور سنسر کے محکموں پر زیادہ بوجھ نہ پڑے۔ وہ اپنے احباب

کو کرسمس کارڈ نہیں بھیجیں گے۔

ٹوکیو ۳۰ نومبر۔ آج جاپان کے وزیر خارجہ نے برطانوی سفیر سے کہا۔ کہ جاپان برطانیہ کے اس فیصلے کو تسلیم نہیں کر سکتا۔ جو اس نے جرمنی سے آنے والے مال کی ضبطی کے متعلق کیا ہے جاپان اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے مناسب قدم اٹھائے گا۔

لنڈن ۳۰ نومبر۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ برطانیہ کی طرف سے ناکہ بندی کے باعث جرمنی کو ۱/۲ ۴ کروڑ پونڈ سالانہ کا خسارہ ہو گا۔ اب تمام غیر ملکی مال اتحادی خرید رہے ہیں

دہلی ۳۰ نومبر۔ ہندوستانی نوجوانوں کو سرکاری ملازمت میں لے کر ہوائی پرواز سکھانے کی سکیم کی تکمیل کے لئے حکومت نے ایک بورڈ مقرر کیا ہے۔ جو ہندوستان کا دورہ کر رہا ہے اور چند روز تک لاہور آنے والا ہے

لنڈن ۳۰ نومبر۔ آج وزیر اعظم نے دارالعوام میں کہا۔ کہ حکومت فن لینڈ کا رویہ ہمیشہ سے معقول رہا ہے۔ البتہ وہ اپنے ملک کے وقار کو برباد کرنے پر آمادہ نہیں ہوتی۔ اس پر روسی حملہ کو حکومت برطانیہ تشویش کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اس چھوٹی سی قوم پر روسی حملہ بہت ہی افسوسناک ہے

دہلی ۳۰ نومبر۔ دہلی یونیورسٹی سے ملحقہ کالجوں کے پرنسپلوں کو مجسٹریٹی اختیارات دیئے گئے ہیں۔ اور وہ آئندہ ٹریفک کے قواعد کی خلاف ورزی کرنے والے طلباء کے مقدمات کی سماعت کیا کریں گے۔ انہیں قصوروار طلباء کو جرمانہ کرنے یا کالج سے نکال دینے کا اختیار ہو گا۔

حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ ایسی اشیاء جنہیں ہندوستان سے باہر بھیجنے کے لئے کسٹمز ڈیپارٹمنٹ

سے لائسنس لینا ضروری ہے۔ جن غیر جانبدار ممالک کے تاجروں کو بھیجی جائیں۔ ان سے عہد لیا جاتے کہ وہ ان کو دشمن کے کسی علاقہ یا اس کے ماتحت علاقہ میں برآمد نہیں کریں گے

لاہور ۳۰ نومبر۔ گورداسپور ڈسٹرکٹ بورڈ کے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے گورنر پنجاب نے کہا۔ کہ بہت سے لوگوں نے اپنی خدمات جنگ کے لئے پیش کی ہیں۔ مگر ان سے ابھی فائدہ نہیں اٹھایا جا سکا۔ وجہ یہ ہے کہ اب جنگ قلعہ کی جنگ کے مشابہ ہے۔ محاذ بہت تنگ ہے اور جرمنی و فرانس کی سرحد تک محدود ہے فریقین اپنی طاقتوں کو اسی کے اردگرد جمع کر رہے ہیں۔ اور کوشش کر رہے ہیں۔ کہ زیادہ جانیں ضائع نہ ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ ابھی تک خدمات سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ نہیں ملا۔ تاہم فائدہ اٹھانے کا سوال زیر غور ہے

دہلی ۳۰ نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ نوروز کو خطابات کی فہرست شائع نہیں ہو گی۔ البتہ ملک معظم کی سالگرہ یعنی ۱۳ جون کو شائع ہو گی جو غیر معمولی طور پر طویل ہو گی۔

کلکتہ ۳۰ نومبر۔ مالکان جہاز اور ہندوستانی ملاحوں کے مابین سمجھوتہ ہو گیا ہے جس کے رو سے ملاحوں کو ۲۵ فی صدی ترقی مستقل اور ۲۵ فی صدی ایام جنگ کے لئے دی گئی ہے۔ اب فیڈریشن کے صدر نے لنڈن میں تار دیا ہے کہ ہندوستانی ملاح دوبارہ کام شروع کر دیں۔

کراچی ۳۰ نومبر۔ فسادات کے بعد پولیس نہایت سرگرمی سے غنڈوں کو گرفتار کر رہی ہے اس وقت تک ۵۰۰ گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ دیہات میں ڈاکوؤں نے لوگوں کو بری طرح تباہ کر دیا ہے کئی گاؤں لوٹ لئے گئے ہیں۔

لنڈن ۳۰ نومبر۔ دارالعوام میں تقریر کرتے ہوئے وزیر داخلہ نے کہا کہ انگلستان میں نازیوں کی سرگرمیاں اس قدر بڑھ گئی ہیں کہ حکومت ان کے خلاف [illegible]

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah